138048- بیوی پر ظلم کرنے اور بچی پر خرچ نہ کرنے والی خاوند کی امانت واپس نہ کرنا

سوال

ایک آدمی نے اپنی بیوی کے پاس آٹھ سوڈالرامانت رکھے، اور جب بیوی کو طلاق دے دی تو بیوی نے اسے سات سوڈالرواپس کیے، اب سوڈالر بیوی کے ذمہ ہیں، بطور علم یہ بتانا مقصود ہے کہ خاوند نے بیوی کواس کے حقوق کی ادائیگی بھی نہیں کی، اور بلکہ بیوی کا بہت ساراما ل بھی اڑالیا، اورماں کے پاس پرورش پانے والی بیٹی کا خرچ بھی ادا نہیں کیا، بلکہ اس کا لباس بھی اڑالیا...

اب یہ بتائیں کہ وہ اس سوڈالرکی رقم کا کیا کرے، کیا وہ بیٹی پر خرچ کردے یا کہ اسے خاوند کوواپس کرنا ہوگے کیونکہ طلاق کواس وقت دوبرس ہونے کوہیں ؟

پسندیدہ جواب

اگرکسی شخص کوکسی دوسرے شخص کے ذمہ کوئی حق ہو، اوراس سے وہ اپنا حق نہ لے سکے، اوراس کا مال ہاتھ لگ جائے تواکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ حقدار شخص ہاتھ آنے والے مال میں سے بقدرحق لے سکتا ہے.

اوراس کے جواز کی اس صورت میں اور بھی تاکید ہوجاتی ہے جب اس حق کا کوئی ظاہر سبب ہومثلا بیوی اوراولاد کا نان ونفقہ.

سنت نبویہ میں اس کی دلیل درج ذیل حدیث میں ملتی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، اگرمیں اس کی لاعلمی میں کچھ مال نہ لوں تومیرے اوراولاد کے لیے کافی مال نہیں ملتا ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم بہتراور معروف طریقہ سے اتنا کچھ لے لیا کروجو تمہیں اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر(5364) صحیح مسلم حدیث نمبر(1714).

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے خاوند کے مال سے اپنا اوراولاد کا نان ونفقہ خاوند کے علم کے بغیر لینے کی اجازت عطا فرمائی.

علماء کرام کے ہاں یہ مسئلہ ہاتھ لگنے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسئلہ ظفر میں علماء نے بہت وسیع کلام کی ہے.... کچھ نے توبالکل منع کیا ہے.... اور کچھ نے درمیانہ راہ اختیار کرتے ہوئے کہا ہے :

اگراس کا کوئی ظاہر سبب ہومثلا زوجیت یا والدین اوراولاد اور ملک یمین جوانفاق کا موجب ہوتوپھر وہ بغیر بتائے بقدر حق لے سکتا ہے.

لیکن اگر ظاہر سبب نہ ہو مثلا قرض اور فروخت کردہ چیز کی قیمت وغیرہ تو بتائے بغیر لینا جائز نہیں.

اس مسئلہ میں عدل و انصاف پر مبنی قول یہی ہے، اور سنت کے صریح دلائل بھی اس پر دلالت کرتے ہیں؛ اور اس کے قائلین بھی سعادت مند ہیں" انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (21/4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص عمارت کا چوکیدار ہے اور عمارت کا مالک اسے تنخواہ نہیں دیتا، چوکیدار نے مالک کے تین سو ریال پائے تو لے لیے کیا اس کے لیے یہ ریال رکھنے جائز ہیں یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں "مسئلہ ظفر" ہاتھ لگنے کا مسئلہ کہلاتا ہے، اور راجح قول کے مطابق جائز نہیں؛ یعنی اگر کسی انسان کا دوسرے شخص پر حق ہو اور وہ اسے اس کا حق ادا نہیں کرتا تو کیا حقدار اس شخص کے مال پر اگر قادر ہو اور اسے مل جائے تو وہ اپنے حق کے مطابق مال لے سکتا ہے یا نہیں؟

ہم کہیں گے کہ اس کے لیے لینا جائز نہیں، لیکن اگر حق کا سبب واضح اور ظاہر ہو مثلا اگر حق نان و نفقہ تھا یعنی اگر خاوند نفقہ نہیں دیتا تو بیوی اس کے مال سے بقدر ضرورت لے سکتی ہے.

اور اسی طرح قریبی رشتہ دار بھی اپنے قریبی رشتہ دار کے مال سے بقدر ضرورت اس وقت لے سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے خرچ ادا نہیں کرتا، اس میں کوئی حرج نہیں.

اور اسی طرح اگر میزبان مہمان کی مہمان نوازی نہیں کرتا تو وہ اس کے لیے بھی لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں فتنہ و خرابی نہ پائی جائے، اور نہ ہی ایسا کرنا عداوت و دشمنی اور بغض و لڑائی کا سبب بنے" انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (9/322-323).

اس بنا پر اگر بیوی کا کہنا حق ہو کہ خاوند اسے اس کے حقوق نہیں دیتا، اور نہ ہی اس کی بیٹی پر خرچ کرتا ہے تو پھر بیوی کے لیے یہ مال لے کر اپنی بیٹی پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم